سعدی بھگوڑا ،قادری اور مغل کا فرار نامہ

میرے بریلوی بھائی جیسا کہ آپ سب نے دیکھا میں نے:::دیوبند بریلوی ترجمہ:::والے پوسٹ میں جب سعدی سے سوالات کیے تو سعدی نے جواب تو نہیں دیا مگر قادری صاحب کو میدان میں لے آئے پھر جب قادری لاجواب ہوا تو مغل میدان میں تشریف کا ٹوکرا لے کر آئے اور مجھ پے گالیوں کا الزام لگا کر پوسٹ لوک کردیا۔میں نے دوسرا پوسٹ شروع کیا اور سوال کیا کہ جو گالی میں دی ہے وہ لکھ کر شرع حکم لگا دو مگر پھر فرار ہوئے۔سعدی کے جھوٹی تاویل اور دیوبند کا جو عقیدہ ہے وہ آپ کے سامنے رکھوں اور فیصلہ آپ لوگوں پے چھوڑ دوں۔پھر کوئی حق کو قبول کرے یاں جہنم کا راستہ وہ تم لوگوں کی مرضی۔

ذہین نشین بات

سب سے پہلے میں آپ سب لوگوں کو ایک بات سمجھا دوں جو سعدی اور باقی بریلوی نے چبل ماری وہ نوٹ کرلیں۔ترجمہ آپ ﷺ کے بارے ہے اور اگر آپ ﷺ کے متعلق اگر دیوبند کا عقیدہ درست ہے تو ترجمہ بھی درست ہوگا جیسا کے سعدی نے تاویل کی مگر یہاں بھی سعدی ڈنڈی مارنے سے باز نہیں آیا اس کی تفصیل آگئے آئے گئی باقی انبیاء کی بحث الگ ہے۔

احمد رضا خان بریلوی کا ترجمہ غیر معتبر سعدی صاحب کا اقرار

سعدی صاحب احمد رضا خان کا ترجمہ بھی ایک دفعہ پڑھ لو

۔۔۔تاکہ اللہ تمھارے سبب سے گناہ بخشے تمھارے اگلوں کے اور تمھارے پچھلوں کے(ترجمہ احمد رضا)

اس میں تو احمد رضا صاف صاف کہہ رہا ہیں کہ گناہوں کی بات آپ ﷺ کے پہلے اور بعد والوں کی ہو رہا ہی ہے مگر آپ نے اقرار کیا کہ بات آپ ﷺ کی ہی ہو رہا ہی ہے تو آپ نے سیدھا سیدھا احمد رضا خان کی ترجمہ کو غلط قرار دے دیا۔اگر احمد رضا کا ترجمہ درست ہے تو باقی علماء بریلویوں کا غلط ثابت ہوتا ہے اب مرضی آپ کی ہے علماء کو چھوڑ یاں احمد رضا کو۔

تمھاری تاویل نے احمد رضا کو غلط قرار دے دیا اور یہی بات تو ہم کرتے ہیں کہ احمد رضا کا ترجمہ غلط ہے جس پے تم نے اپنی کم فہیم سے سچ ثابت کردیا۔ اللہ اکبر علماء دیوبند پے جس نے زبان درازی کی اس کا حال ایسا ہی ہوا۔

علماء بریلوی سے سعدی کی کھلی بغاوت

سعدی بھگوڑے تم نے تاویل کی کہ بریلوی عقیدہ درست اس لیے ترجمہ درست ہے مگر تم اپنے علماء کے فتوا بھول گئے جنھوں نے تمھاری ساری تاویل کو کوڑی دان میں پھنک دیا۔۔تمھارا املا لکھتا ہے

دیوبندی کے تراجم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رسول ﷺ پہلے بھی گناہ گار تھے اور آئندہ بھی گناہوں کی امید تھی(فصیلہ کیجئے)

حنیف قریشی کہتے ہیں

ان تراجم کے ہوتے ہوئے ہم عیسائیوں کے سامنے نبی کریم ﷺ کا دفاع نہیں کرسکتے (گستاخ کون)

سعدی بھگوڑے آنکھیں کھول کہ نہیں بلکہ پھاڑ کے دیکھو یہاں صرف ترجمہ کی بات ہو رہا ہی ہے عقیدہ کہ نہیں اور بریلوی ترجمہ بھی وہی ہے جو اہل سنت کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔تمھاری بے تکی تاویل کے لیے تو یہ دو حوالہ ہی کافی ہیں مگر بے حیا کو شرم کہاں۔

اور میری اطلاع کے مطابق جس بریلوی ملا نے سب سے پہلے ترجمہ پے اعتراض کیا اس نے بھی وجہ عقیدہ نہیں لکھی لہذا تمھاری تاویل اپنے ہی علماء سے بغاوت ہے۔

۱)شاہ ولی اللہؒ اور باقی اکابر بریلوی علماء کے نزدیک گستاخ اور بدعقیدہ

جس بریلوی عالم نے سب سے پہلے دیوبند ترجمہ پے اعتراض کیا اس نے علماء دیوبند کے ساتھ ساتھ شاہ ولی اللہؒ سمیت باقی بہت سے

جیدہ علماء کرام پے بھی اعتراض کیا، نا صرف اس آیت پے بلکہ اور بھی بہت جگہ کے ترجمہ پے اعتراض کیا مگر کسی جگہ وجہ عقیدہ نہیں لکھا بلکہ ترجمہ کو ہی گستاخانہ لکھا۔ اگر میں آپ کی تاویل کو مان لوں تو پھر شاہ ولی اللہ پے اور باقی سب پے اعتراض کی کوئی وجہ نہیں بنتی یقیناً بریلویوں کی نزدیک ان سب کا عقیدہ بھی غلط ہے۔ اس لیے تو اعتراض کیا۔۔۔ آپ کی تاویل کے مطابق تو پھر شاہ ولی اللہؒ اور باقی لوگوں کا عقیدہ بھی غلط ثابت ہوتا ہے اس لیے ان پے اعتراض کیا گیا ورنہ اعتراض کی کیا وجہ؟

۲) گستاخانہ عبارت کی تاویل نہیں

سعدی صاحب نے بریلوی ترجمہ کو درست ثابت کرنے کے لئے جو تاویل کی مگر بول گیا کہ بریلوی اکابر بغض دیوبند میں کیا کیا گل کھلا گئے ہیں جو سعدی کے لیے گلے کی ہڈی ثابت ہوگئی۔ بریلوی علماء اور دیوبند علماء کا ترجمہ ایک جیسا ہے۔ اور جو الفاظ ترجمہ کے ہیں بریلوی علماء کے نزدیک گستاخانہ ہیں اس لیے اعتراض کیا گیا اور آپ کو تفصیل سے سمجھانا پڑا کہ بریلوی ترجمہ درست کیوں ہے اور دیوبند ترجمہ غلط کیوں ہے تو جناب اس پے بریلوی علماء کے کچھ فتوا جات پڑھ لیں

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

اللہ تعالی اور حضورﷺ کی شان میں ایسے الفاظ بولنا حرام ہیں جن میں بے ادبی کا ادنی شائبہ بھی ہو (تفسیر نعیمی)

پیر ابو الحسنات قادری لکھتے ہیں

جس کلمہ میں ان کی شان میں ترک ادب کا وہم بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے (تفسیر الحسنات)

نعم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں

جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے (خزائن العرفان)

۲) حسن علی رضوی میلسی کی بھی سن لو

جن الفاظ کا معنی صیح اور ایک معنی غلط اور بے ادبی و گستاخی پر مبنی ہوا ایسا ذو معنی الفاظ بھی سخت ممنوع ہے للکفرین میں واضح اشارہ ہے انبیاء علیہم السلام کی شان ارفع میں ادنی بے ادبی بھی کفر قطعی ہے (محاسبہ دیوبیت)

اور گستاخانہ کلمہ میں نیت کا اعتبار نہیں یہ بھی بریلوی علماء کا فتوا ہے (الحق مبین)

سعدی صاحب۔ دیوبند کے ترجمہ میں علماء بریلویوں بے ادب اور گستاخی کا فتوا دیا اور اوپر والے فتوا جات کی روشنی میں علماء بریلوی کا عقیدہ درست بھی ہو تو بھی فتوا کی زرد میں آتے ہیں اور سب کے بڑے کے نصیر الدین سیالوی بن اشرف سیالوی لکھتے ہیں

اس سے پتہ چلا کہ عبارت گستاخ کی موہم ہے کیونکہ سمجھنے سمجھانے کی ضرورت وہیں پیش آتی ہے جہاں الفاظ کسی غلط معنی کے موہوم ہوں (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

منشاء تابش قصوری لکھتے ہیں

صاف اور سیدھی بات ہے کہ توہین آمیز الفاظ یا عبارات کے قائل کو شرعا اخلاقا اپنی صدصفائی کا قطعا حق نہیں پہنچتا (دعوت فکر)

سعدی صاحب آپ کو سمجھانا پڑا کہ کیوں بریلوی ترجمہ درست ہے اور کیوں دیوبند کا گستاخانہ ہے۔ آپ کسی صورت بریلوی اصولوں کے مطابق دیوبند کو غلط اور بریلوی کو درست ثابت نہیں کر سکتے۔ ایک صورت ہے اوپر والے علماء کو غیر معتبر کہہ دیں

۳) سعدی کی احمد رضا خان کے اصول فتوا سے کھلی بغاوت

تالیفات رشیدیہ (ایک سوال کا جواب) اور تصفیہ کتاب قاسم علی نانوتویؒ کی سوالوں جواب پے گفتگو ہے جو سر سید احمد نے کیے اور مولاناؒ نے ان کے سوالوں کا جواب دیا۔ اب سعدی صاحب ان کتابوں کا حوالہ دینا سے پہلے اپنے اعلی حضرت احمد رضا خان کی اصول فتوا کو ہی پڑ لیا ہوتا تو آج زلت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ خاں صاحب نے لکھ۔۔ اللہ جھوٹ سے پاک ہے۔۔

میں قواعد حق کی پابندی نہیں ہوتی بلکہ جواب دینے والے کی ساری توجہ اس طرف ہوتی ہے کہ پوچھنے والا جو اپنی غلط عقلی دلیل کی وجہ سے غلط راہ پر جا رہا ہے اس کا کسی:::فرض کرو::: کی خیالی یا منطقی دلیل اور مثال سے اس طرح جواب دیا جائے کہ وہ اس معاملہ میں گمراہی سے بچ کر کسی طرح اپنی عقل اور فہم کو مطمئن کر کے حق کی راہ کی طرف آ جائے اس میں جو دلائل دئے جاتے ہیں ان میں ایک سے زیادہ رائے ہونے کی اور اعتراض کی گنجائش یقیناً ہوسکتی ہے لیکن اس کو خود جواب دینے والے کا اپنا عقیدہ کہنا سراسر کھلا جہل ہے اور ظلم بھی ہوگا

لہذا اسعدی صاحب آپ کی پٹوری میں جو بم تھا احمد رضا نے اس کی پن نکال دی اور یہ آپ کی رسوائی کا سامان بن گیا۔اور یہی دو کتابیں آپ نے اپنی دلیل میں دی۔اور اس میں بھی ڈنڈی مارنے سے باز نہیں آئے۔تم نے عبارت کو پورا نہیں لکھا کیونکہ مولاناؒ نے باقی انبیاء کے بارے بحث کے بعد آپ ﷺ کے بارے صاف صاف لکھا ہے

پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں **اگر چہ ہمارے پیغمبر ﷺ سب سے محفوظ رہے ہوں**

سعدی صاحب زرا آنکھیں کھول کر دیکھو اور دیوبند بغض دل سے نکال کر جواب دو تم نے اتنا بڑا جھوٹ بولا اور اپنے لئے جہنم کی راہ ہموار کی زرا شرم نہیں آئی کچھ تو خوف خدا کیا ہوتا اپنے جھوٹے اکابر کو بچانے کی لیے خود جہنم خرید لی۔۔۔مولاناؒ اپنے ایک مکتوب میں لکھا

احقر کے نزیک انبیاء علیہم السلام صغائر و کبائر ہر دو قسم کے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں نبوت سے قبل بھی اور بعد بھی اگر چہ میری یہ رائے اقوال اکابر کے خلاف نظر آتی ہے لیکن بعد تقریر موافق نظر آئے گئی۔(ترجمان السنۃ ۳۔۳۵۵)

سعدی صاحب آپ نے فتح الباری پڑی ہے اس میں یہ حوالہ موجود ہے۔اور پھر بھی آپ نے سچ بولنا گوارہ نہ کیا کچھ تو شرم کریں مگر بدعتی کو کہاں شرم۔

تالیفات رشیدیہ

سعدی صاحب ویسے تم جیسا بے حیا بے شرم بڑی مشکل سے ملتے ہیں جب ایک جگہ سے مجھ سے زلیل و رسوا ہوئے تو خود سامنے آنے کی بجوائے مغل کو آگے کر دیا۔سعدی تم اتنے کم علم نہیں مگر مجھے تعجب ہے کیا تم نے مرنا نہیں کیا اللہ کو منہ دیکھاو گئے حق کو چھپا کر تم نے جہنم جانے کے لیا دجل فریب سے کام لیا۔تم نے کیا سمجھا سامنے سارے بدعتی بریلوی بیٹھے ہیں کم فہیم جو نہ تحقیق کرتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں۔یہاں بھی گفتگو میں آپ ﷺ شامل نہیں اور ہماری گفتگو آپ ﷺ کے بارے میں ہے۔اس کے جواب کی ضرورت نہیں تھی مگر بدعتی کو منہ بند کرنا ضروری تھا

مولانا گنگوہیؒ پے کسی نے اعتراض کیا کہ بعض مسفرین نے آیت،،، **فلما اتا هما صالحا جعلا له شركاء فيما اتاهما فتعالى الله عما يشركون**،،، کو حضرت آدم علیہ السلام کو شامل کیا تو کیا معاذ اللہ حضرت آدم نے بھی شرک کیا،

مولانا گنگوہیؒ نے اس اعتراض کا جواب دیا کہ تما انبیاء شرک سے پاک ہیں اور وہ شرک کر ہی نہیں سکتے اور علمی جواب دیا کہ تمام شرک کا ہر معنی نا جائز نہیں ہے اور شرک کی بعض قسمین مباح بھی ہیں او جائز بھی ہیں اور پھر خود مثالیں بھی دیں۔اور حضرت آدم علیہ السلام کا شرک جو تعبیر کیا گیا وہ اسی قسم کا تھانہ کے عمومی شرک جو تم بریلوی کرتے ہو۔جس شرک کا حضرت آدم علیہ السلام کی طرف تعبیر کیا گیا اس کو تو مولانا مباح قرار دے رہے ہیں اور لکھا

پس اب معنی شرک کے بھی درست رہے اور نسبت بھی حقیقی رہی اور حضرت ابو البشر کی عصمت میں بھی کوئی نقصان نہ آیا اور اشکال خود مرتفع ہے--------

الحاصل جب حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ امر تسمیہ بعبد الحارث تھا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ شرک کے بعض فرد مکروہ و مباح بھی ہوتے ہیں اور

یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ امر تسمیہ بھی اسی قسم مباح یا مکروہ میں داخل ہے اور یہ بھی تحقیق ہو گیا کہ انبیاء سے لاعلمی میں ایسا تسمیہ یا امر مثل اس کے ہونا خلاف عصمت نہیں اور جان کر ایسی بات ہونا ناجائز ہے (مذید تفصیل کی لیے پہلا اور دوسرا پیج پڑھیں)

جہالو ذرا غور سے پڑو اور بار بار پڑو مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مفسرین کا نہ صرف دفاع کر را ہے ہیں بلکہ صاف صاف لکھا بھی ہے خلاف عصمت نہیں۔۔۔

جاہل بریلویوں اگر تمھارے نزدیک یہ گناہ ہے اور یقیناً تمھارے نزدیک ہے اسی لیے تو مولانا رشید احمد گنگوہیؒ پے اعتراض کیا۔۔

تو یہی گناہ تو تفسری خارزن والے نے بھی کیا اور اس کا دفاع بھی نہیں کیا اسی آیت کا حوالہ دیا اور لکھ کہ حضرت آدم علیہ السلام اس میں شامل ہیں بس بات یہی پے ختم نہیں ہوتی اور بھی بہت سے مفسرین جنھوں نے اس آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کو شامل کیا ان کے نام یہ ہیں

ابن ابی حاتم اور تفسیر ابن ابی حاتم میں یہ قول حضرت ابن عباس سے مروی موجود ہے (ص ۱۶۳۳)۔

اب جو حرامی ہوگا اور اس کی ماں نے بغیر نکاح کی اس کو پیدا کیا ہوگا اور جس کے باپ کا پتا نہیں ہوگا بس وہ ہوگا جو ابن ابی حاتم پے فتوا نہیں لگائے گا۔ اور پھر بات خصرت ابن عباس تک جاتی ہے۔

پھر اس آیت کی تفسیر میں ابن الجوزی لکھتے ہیں

مجاہد تابعی نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی اولاد نہ رہتی پس شیطان نے ان سے کہا کہ اب جو تمھارا بچہ پیدا ہو تو اس کا نام عبدالحارث رکھنا پس انہوں نے نام رکھنے میں اس کی پیروی کی یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے۔ یہ قول جمہور مفسرین کا ہے

(زادالمسیر ، ج ۲، ص ۱۷۸)

پس اگر یہ گستاخی ہے تو اس گستاخی میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ تنہا نہیں بلکہ حضرت عبداللہ ابن عباس جیسے جلیل القدر صحابی رسول ﷺ اور مجاہد جیسے تابعی اور جمہور امت شامل ہیں۔

اور کم و بیش یہی شان نزول ان تفاسیر میں بھی ہے

البحرالمحیط ج ۵، ص ۲۴۶،

خازن ج ۲ ص ۲۸۱

تفسیر رازی ج ۱۵، ص ۴۲۷

بغوی، ج ۳، ص ۳۱۱،

تفسیر ماوردی ج ۲، ص ۲۷۶

طبری ج ۱۰، ص ۶۲۳

سمرقندی، ج ۱، ص ۵۷۴

ابن کثیر ج ۳، ص ۵۷۴

مغل اگر تم کسی حلال کے تو خم کی پیدائش ہو تو لگا ان سب پے گستاخی کا فتوا دے کہ ان سب نے حضرت آدم علیہ السلام کو شرک کرنے والا لکھ معاذ اللہ، یا پھر جوتا پکڑ اور سعدی کی وہ جگہ لال کر دی جس جگہ کا کیڑا اس کو سچ بولنے نہیں دیتا ہے جہیم میں جانا قبول کرتا ہے بغض دیوبند میں۔ اور تم کو میرے ہاتھوں ایک دفعہ پھر زیلیل کروایا اور احمد رضا خان بریلوی کو بھی زیلیل کروادیا حوالہ ایسے دیا تھا جیس کوئی معتبر کتاب ہو، اور احمد رضا کو ثابت کر دیا کہ وہ ایک جاہل آدمی تھا جس کے دل میں بس بغض دیوبند تھا باقی کچھ نہیں۔

علماء دیوبند کا عقید عصمت

آیئے اب باقی علماء دیوبند کے حوالہ جات دیکھتے ہیں جو سعدی صاحب کو غلط ثابت کریں گئے سب سے پہلے میں اشرف علی تھانوی کا حوالہ پیش کرتا ہوں جن کا ترجمہ ہے۔اور سعدی صاحب نے یہ کتاب اپنے پاس بھی رکھی ہوگئی پڑھنے کی اللہ نے توفیق دی مگر سچ بولنے سے سعدی صاحب نے پرہیز کیا

مولانا اشرف علی تھانوی سے ایک سوال کیا گیا متعلق کوئی آیت اگر خیال شریف میں ہوتو اطلاع فرمادیں میں نے شرح عقائد ونشر الطیب میں تلاش کی لیکن کوئی آیت صاف اس مضمون کی نہیں ملی ۔نشر الطیب میں البتہ ایک حدیث ملی اگر مادہ عصمت کے ساتھ کوئی آیت ملے تو بہت بہتر ہوگا۔

جواب۔۔مادہ عصمت کا وارد ہونا ضروری نہیں اس کا مفہوم کا ثبوت کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارشاد ہوا کافی حجت ہے کیوں کہ امامت سے مراد نبوت ہے کما ہو ظاہر اور اس کا نیل ظالم کے لیے ممتنع شرعی قرار دیا ہے اور ظلم عام ہے ہر معصیت کو پس اس سے معاصی سے عصمت ثابت ہوئی اور جو بعض قصص وارد ہیں وہ ماول ہیں صورت معصیت کے ساتھ اور حقیت معصیت کی منفی ہے

(امداد الفتاوی ۴۱۲ جلد ۵)

سعدی صاحب۔جس پے آپ کفر کا فتوا لگا رہے تھے اس کی یہ دنوں کتابیں آپ کے پاس ہیں اور آپ نے کئی دفعہ پڑی بھی ہوں گئی مگر آپ نے دیوبند بغض میں خود کو جہنم کا اندھن بنانا پسند کیا مگر حق کے ساتھ حق ادا نہ کیا۔مذید میں دالعلوم دیوبند کا فتوا بھی پیش خدمت کر دیتا ہوں۔

سوال۔۔رسول ﷺ کے عصمت کے بارے میں سوال کا جواب فتوا نمبر ۱۰۳ میں لکھا ہے

جواب:انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی عصمت پر اجماع امت ہے تمام انبیاء کفر وشرک کبائر وصغائر سے پاک ہیں

فتاوی عثمانی جلد اول صفہ نمبر ۶۶ ۔مفتی صاحب ایک سوال کے جواب میں فتوا دیا

" عصمت انبیاء علیہم السلام کے لئے لازم ہے اور ان سے کسی وقت بھی یہ صفت جدا نہیں ہوتی۔ان کی جن لغزشوں کا ذکر قرآن کریم وغیرہ میں آیا ہے وہ سب خلاف اولی باتیں تھیں جو شرعا معصیت نہیں مگر انبیاء علیہم السلام کو ان کی جلالت قدر کی وجہ سے ان پر بھی تنبہ کی گئی صحیح یہ ہے کہ نبوت سے قبل بھی انبیاء سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا

حسام الحرمین غیر معتبر

سعدی صاحب آپ نے علماء بریلویوں کی گستاخانہ (آپ کی نظر میں) ترجمہ کو درست ثابت کرنے کے لیے جو تاویل گھڑی آپ نے اس کا انجام نہ سوچا۔آپ نے عبارت پے فتوا نہیں لگایا اس لیے ک عقیدہ درست ہے اس لیے عبارت گستاخانہ ہو تو بھی فتوا نہیں لگے گا جناب من حسام الحرمین لکھی ہی عبارات پے تھی حلانکہ علماء دیوبند کی کتابیں بھری پڑی ہیں جس میں انہوں نے صاف لکھا کی جو عبارات کو مطلب تم نکال کر ہمارا عقیدہ بتا رہے ہو ہم بھی ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر سمجھتے ہیں (یہاں عبارات پے بحث نہیں آپ کی تاویل پے ہے)

سعدی صاحب آپ نے تو ایک لات مار کر حسام الحرامین کا بیڑا غرق کر دیا۔

علماء دیوبند نے اپنے عقیدہ المہند میں بیان کئے اور سب علماء دیوبند اس کی تائید کرتے ہیں اور اپنے عبارات کے نا صرف اچھے مطلب بھی بتاتے ہیں بلکہ ایسے عبارات اکابرامت کی کتابوں سے پیش بھی کرتے ہیں وہاں پے آپ کا حسن ظن اور وہ تاویلات جو بریلوی علماء کے بارے کرتے ہو کہاں مر جاتی ہیں۔جن عقیدہ پے بریلوی علماء دیوبند پے کفر کا فتوا دیتے ہیں اس پے تو خود علماء دیوبند برات کا علان کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ممکن ہے آپ ایک تاویل کریں اور دھوکہ دینے کی کوشش کریں۔کہ آپ کی نظر میں دیوبند کی بیان کردہ عقیدہ تو درست ہیں مگر علماء دیوبند کی عبارات گستاخانہ ہیں اور ان سے علماء دیوبند نے رجوع نہیں کیا اس لئے کفر کا فتوا ان پے لگا۔۔۔تو جناب علماء بریلویوں کا ترجمہ بھی گستاخانہ ہے اور نہ اس سے رجوع کیا گیا بیشک عقیدہ درست ہے۔تو پھر آپ پے لازم ہے کہ اس اصول کے تحت بریلویوں پے f بھی فتوا کفر دیں۔۔(کسی بھی غلطی کی نشاندہی پے میں اس کو درست کر دوں گا)